Paigham Sulh, 15 May 1928

www.abdulhaq.info/articles/hinduism

ویدک دھرم میں عورت کا درجہ

عورت کو وید پڑھنے کی اجازت نہیں

(۴)

(مولانا عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کے قلم سے)

علم حاصل کرنا ہر فرد بشر کا فطری حق ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی قوم یا نسل انسانی کے کسی حصہ کو حصول تعلیم سے روکا جائے لیکن وہ دھرم جو "ناشودرا رمتم ددیات" (منو ۴/۸۰) کہ شودر کو نیک صلاح بھی نہیں دینی چاہیئے۔ اس نے بیٹی جو ہمہ تن ذلت۔ پاپی۔ اور منحوس ہے مجرم ہونے کی حیثیت سے اگر اس کی نسبت یہ فتوے دیدے کہ اس کو علم پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں اور اگر کسی ہندو بزرگ اچاریہ نے یہ بھی لکھ دیا ہو کہ گائتری منتر (یعنی وید کا کلمہ افضل الذکر) کا ایک تہائی حصہ زبان پر لانے سے عورت جہنمی ہو جاتی ہے تو ان کے مذہب کی بنا پر یہ کوئی بعید بات نہیں۔ جیسا منو جیسا محقق مقنن کہتا ہے:۔

امنترکا تو کاریم استرینام آوردشیشتہ
سنسکار ارتھم شریرسیہ یتھا کالم یتھا کرمم (منو ۲/۶۶)

عورتوں کے تمام فرائض مذہبی جسم کی پاکیزگی کے لئے مقررہ وقت اور طریق پر بغیر منتروں کے کرنے چاہئیں۔

ویواہکو ودھی استرینام سنسکارو ویدکہ اسمرتہ
پتی سیوا گرداسو گرہ ارتھو اگنی پرکریا

عورتوں کی شادی ہی زنار وغیرہ مذہبی فرائض ہیں۔ خاوند کی خدمت ہی ان کے لئے مکتب میں بیٹھنا ہے اور گھر کا کام کاج ہی اگنی (ایشور) کی پرستش ہے۔ (منو ۲/۶۷)

ان اشلوکوں سے مندرجہ ذیل احکام مستنبط ہوتے ہیں:۔

(۱) عورتوں کو وید پڑھانا تو ایک طرف رہا ان کے سامنے منتر پڑھنا بھی نہیں چاہیئے۔

(۲) لڑکیوں کی شادی کر دینا ہی زنار پوشی وغیرہ مذہبی فرائض ہیں۔

(۳) زنار پوشی کا وقت ان کی شادی کا وقت ہے یعنی آٹھ برس سے ۱۲ برس تک (نیز دیکھو منو ۹/۸۸-۹۴ کہ جہاں لڑکیوں کی شادی کی عمر آٹھ اور بارہ برس بتلائی گئی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر خاوند اچھا مل جائے تو اس سے پیشتر بھی کر دینی چاہیئے)

(۴) مکتب میں جانے کی بجائے ان کا اس مقررہ وقت پر خاوند کے گھر میں چلا جانا ضروری ہے۔ ان کا تعلیمی کورس صرف خاوند کی خدمت ہے۔

(۵) اگنی دیوتا کی پرستش یا خدا کی عبادت ان کے لئے امور خانہ داری بس ہیں۔

خلاصہ بحث:۔ لڑکی کی شادی چھوٹی عمر میں ہونی چاہیئے۔ وید منتر ان کے سامنے نہ پڑھے جائیں۔ خدا کی عبادت اور دیگر فرائض مذہبی خاوند سے الگ ادا کرنے کی انہیں کوئی ضرورت نہیں نہ اجازت ہے۔

مجھے اس امر کے تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہیں کہ اپنشدوں اور برہمن گرنتھوں کے زمانہ میں ہندوستان میں بعض عورتیں تعلیم یافتہ بھی رہی ہیں لیکن بحث اس امر پر نہیں کہ اس قوم میں کبھی کوئی تعلیم یافتہ عورت نہیں ہوئی بلکہ تحقیق طلب امر یہ ہے کہ وید و دھرم شاستر عورتوں کے لئے تعلیم ضروری ٹھیراتے ہیں یا نہیں

گھوڑا اور بیل وید منتر پڑھ کر گھاس کھائیں

سوامی دیانند جی مہاراج نے منتر اتھرووید کا لڑکیوں کی تعلیم کے بارہ میں پیش کیا ہے اور وہ یہ ہے "برہم چریین کنیا یوانم وندتے پتم" (اتھرو ۱۱/۵/۱۸) اس آدھے منتر کا ترجمہ آپ کرتے ہیں:۔

"برہمچریہ کرکے لڑکی جوان خاوند کو حاصل کرے۔ یعنی جس طرح لڑکے بذریعہ قایم رکھنے برہم چریہ (تجرد) کے کامل علم اور تربیت کو حاصل کرکے فاضل، موافق طبیعت، مرغوب خاطر اور اپنی ہم اوصاف عورتوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں۔ ویسے ہی لڑکیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ بذریعہ قایم رکھنے برہمچریہ (تجرد) کے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں کامل علم اور اعلےٰ تربیت حاصل کریں۔ اور جوان ہو کر جب پوری بالغہ ہو جائیں تو اپنے ہم لیاقت، عزیز، صاحب علم اور کامل بلوغت کو پہنچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں۔ پس عورتوں کو بھی برہمچریہ (تجرد) قایم رکھنا علم حاصل کرنا ضرور چاہیئے۔" (ستیارتھ پرکاش سملاس ۳)

سوامی جی مہاراج میں یہ بھی ایک کمال تھا کہ آپ بڑے بڑے مسائل مہمہ کو وید کے صرف آدھے منتر سے ثابت کر دکھلاتے تھے۔ یم یمی سوکت کے صرف آدھے منتر سے نیوگ کا مسئلہ نکال لیا۔ یجروید کے فرضی آدھے منتر سے شروع دنیا میں جوان جوان مرد اور عورتوں کا پیدا ہونا ثابت کر دیا سام وید کے نام نہاد آدھے منتر سے بیٹے کا باپ کے عضو عضو سے پیدا ہونا لکھ دیا۔ منوسمرتی کے فرضی آدھے شلوک سے سنیاسیوں کو ہیرے جواہرات کا دان دینا سدھ کر لیا۔ چنانچہ یہاں بھی آپ نے اتھرووید کے آدھے منتر سے لڑکیوں کی تعلیم ہی نہیں بلکہ کئی ایک ضروری مسائل جن کا ذکر ان کی مندرجہ صدر عبارت میں آچکا ہے۔ پیدا کر لئے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ایک لفظ برہم چریہ ہی سے کاغذی پھول اور پھل تیار کر لئے ہیں۔ کمال تو یہی ہے کہ باقی آدھا منتر نقل نہ کیا جائے تاکہ ڈھول کی پول نہ کھل جائے دل میں کہا ہوگا وید پڑھے گا کون اور خصوصاً اتھرووید تو ان کو خود بھی شاید اپنے آخری دنوں میں دیکھنا نصیب ہوا ہوگا۔ اب ہم آریوں کے سامنے یہی منتر پورے کا پورا رکھ دیتے ہیں۔ بلکہ سفارش کرتے ہیں کہ اس کے اردگرد کے چند اور منتر بھی پڑھیں۔ اور سوامی جی کے بیان کردہ مطلب کو ثابت کرکے دکھائیں۔ پورے منتر کے الفاظ یہ ہیں۔

برہم چریین کنیا یوآنم وندتے پتم
انڈوان برہم چریین اشو گھاسم جگیرشتی

(لڑکی برہم چریہ سے جوان خاوند کو حاصل کرتی ہے۔ بیل اور گھوڑا برہمچریہ سے گھاس پر قابو پاتا ہے"

اب اگر برہمچریہ کے معنے علم حاصل کرنے اور وید پڑھنے کے ہیں جس کے ذریعے سے لڑکی خاوند کو حاصل کرتی ہے۔ تو کیا بیل اور گھوڑے بھی وید کی تعلیم حاصل کرکے یا وید منتر پڑھ کر گھاس کھایا کریں جس طرح آریوں نے اس وید منتر کی بنا پر لڑکیوں کو تعلیم دلانا فرض قرار دیا ہے۔ وہ یہ بھی ڈھنڈورہ پٹوا دیں کہ کوئی بیل اور گھوڑا بھی بغیر وید منتر پڑھے گھاس نہ کھائے۔ یا کوئی آریہ فاضل سفر کم از کم یہی ثابت کر دکھائیں کہ گھوڑا جب گھاس کو دیکھ کر ہنہناتا ہے۔ یا بیل چارہ کے لئے جیاتا ہے تو وہ وید منتر ہی پڑھا کرتا ہے تاکہ کچھ تو مطلب اس وید منتر کا لوگوں کی سمجھ میں آسکے جب آریہ یہ ثابت کر دکھائیں گے تو اس کے اردگرد کے اور بہت سے منتر تفنن طبع کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں لڑکیوں کی تعلیم حاصل کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر لڑکیوں کی تعلیم کا ذکر ہوتا تو خطاب والدین سے ہونا چاہیئے تھا کہ وہ لڑکیوں کو تعلیم دلائیں۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جب منوسمرتی کے مطابق لڑکی کی شادی ہی ۸۔ ۱۲ برس تک ہو جانی چاہیئے تو وہ تعلیم کس عمر میں حاصل کرے۔ رہا یہ امر کہ بعض کتابوں میں یہ لکھا ہے "امم منترم پتنی پٹھیت" اس منتر کو عورت پڑھے۔ سوامی جی لکھتے ہیں کہ اس سے یہ ثابت ہے کہ عورت وید پڑھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ منتر کیسے پڑھے گی اس حوالے سے بھی سوامی جی نے سماجی بابوؤں کو بہلایا ہے۔ شروت سوتروں میں ایسے مقامات پر ویدوں کے منتر مراد نہیں۔ بلکہ شروت سوتروں کے منتر مراد ہیں۔ جیسا کہ سوامی جی کی سنسکار ودھی کے کئی ایک جگہوں سے بھی یہی ثابت ہے۔

سوامی دیانند اور لڑکیوں کی تعلیم

بانی آریہ سماج بھی صرف برہمن اور کشتری ذات کی لڑکی کو ہی سب علوم پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ویشیہ عورت صرف بیوپار کی تعلیم اور شودر عورت کو صرف باورچی خانہ اور خدمت گاری کا علم پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش سملاس ۳ کا فقرہ مسلسلہ

پس سوامی جی کے نزدیک بھی کم از کم ویش اور شودر عورت کو تو وید اور دھرم شاستر پڑھنے کی اجازت نہیں۔

بیٹی کو صغر سنی ہی میں دور دفع کر دینا چاہیئے

بیٹی ہمہ تن ذلت اور پاپ کی پوٹی ہے منحوس ہے اور مجرم ہونے کی حیثیت سے وہ کسی اچھے سلوک کی مستحق نہیں سب سے پہلا حق ان کا ہمارے جسم کا حصہ ہونے کی وجہ سے ہمارے مال کے حصہ کا حقدار ہونا ہے۔ وید و شاستر نے اس کو نردھن قرار دے کر اس سے محروم کر دیا دوسرا حق ان کا والدین پر اعلےٰ تربیت و تعلیم کا تھا وید میں اس کی کہیں اجازت نہیں۔ شاستر اس کو علم سے اور خصوصاً وید شاستر کی تعلیم سے کورا رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ تیسرا حق ان کا والدین کی ہمدردی اور محبت حاصل کرنا ہے افسوس ہے کہ منحوس اور پاپی ہونے کی وجہ سے وہ اس سے بھی محروم کر دی گئی۔ اور سچ بھی یہی ہے کہ مجرم اور ذلیل سے محبت کیسی؟ ہم دعائیں مانگتے تھے کہ یہ منحوس ہمارے گھر میں نہ آئے ہمارے علاوہ دوسرے گھروں میں جائے۔ (دیکھو اس مضمون کا نمبر ۲ مطبوعہ اخبار پیغام صلح ۲۴ اپریل سنہ ۲۸ء) مگر اس کمبخت نے ہمارے گھر میں جنم لیا۔ اس لئے اس کو جلد سے جلد بیاہ شادی کر کے کہیں دور دفع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ اس کی شکل دوبارہ ہمیں نظر نہ آئے اور اس پر کوئی روپیہ پیسہ نہ خرچ کرنا پڑے۔ یہ ہے فلسفہ دور دور رشتہ کرنے کا۔ محبت کا تو یہ تقاضا تھا کہ دیکھ بھال کر کہیں قریب ہی اس کی شادی کر دی جاتی۔ تاکہ مصیبت کے وقت والدین اس کے غم ورنج میں شریک ہوتے۔ ضرورت پر اس کی کچھ مدد کرتے۔ مگر سنو سوامی دیانند جی دور کی شادی کا کیا راز کھولتے ہیں۔

(۱) "نزدیک رشتہ کرنے میں ایک دوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی غمی کا معلوم ہونا اور باہم رنجیدگی کا ہو جانا بھی ممکن ہے دور ملک کے رہنے والوں میں نہیں۔ .... اسی لئے لڑکی کا نام دہتا اس سبب سے ہے کہ اس کا بیاہ دور ملک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے۔ (دہتا۔ دور کر دی گئی) نزدیک ہونے میں نہیں"۔

(۲) لڑکی کے باپ کے خاندان میں افلاس ہونا بھی ممکن ہے کیونکہ جب لڑکی باپ کے خاندان میں آئے گی تب اس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا۔

(۳) نزدیک ہونے سے ایک دوسرے کو اپنے اپنے والد کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ۔ اور جب کچھ بھی ناراضگی ہوگی تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائے گی اور ایک دوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی۔ اور رنجش بھی۔ کیونکہ اکثر عورتوں کی مزاج تیز اور زود اثر ہوتی ہے۔ ایسے ہی باعثوں سے باپ کے ایک گوتر (نسب) ماں کی چھ پشتوں اور نزدیک ملک میں بیاہ کرنا اچھا نہیں" (ستیارتھ پرکاش سملاس ۴)

یہ ہے سوامی جی کا اور دھرم شاستر کا فلسفہ کہ لڑکی کو دور ملک میں کیوں بیاہ دینا چاہیئے۔ ایک تو اس لئے کہ دہتا (دختر) کے معنے ہی دور کر دی گئی کے ہیں۔ دوسرے بیٹی کے دکھ درد کی ماں باپ کو اطلاع نہ ہو اور وہ مدد نہ کر سکیں۔ تیسرے ماں باپ کو کچھ دینا نہ پڑے۔ بیٹی پر سسرال کے ظلم وستم خواہ کتنے بھی بڑے کیوں نہ ہوں ماں باپ کو نہ ان کی اطلاع ہو اور نہ یہ منحوس ہستی دوبارہ والدین کے گھر میں آسانی سے آئے۔ بیٹیاں رکھنے والے آریو! سوامی جی کا فلسفہ خوب غور سے پڑھو!!

آئندہ اشاعت میں ہم بیٹا بنانے کا تیر بہدف ویدک نسخہ درج کریں گے۔ ناظرین کرام اور خاصکر ضرورتمند آریہ سماجی اگلے نمبر کا انتظار فرمائیں۔ (باقی دارد)